Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۹۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم اتوار

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

| جلد ۶۶/۳۱ | ۲۰ شعبان ۱۳۹۷ھ ۷ ظہور ۱۳۵۶ہش ۷ اگست ۱۹۷۷ء | نمبر ۱۷۷ |
| --- | --- | --- |

## ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# قرآن شریف کے بڑے حکم دو ہی ہیں

## ایک توحید و محبت و اطاعتِ باری دوسرے ہمدردی اپنے بھائیوں اور بنی نوع کی

"باہم بخل اور کینہ اور حسد اور بغض اور بے مہری چھوڑ دو اور ایک ہو جاؤ۔ قرآن شریف کے بڑے حکم دو ہی ہیں ایک توحید و محبت و اطاعتِ باری عزّ اسمہٗ دوسرے ہمدردی اپنے بھائیوں اور اپنے بنی نوع کی۔ اور ان حکموں کو اس نے تین درجہ پر منقسم کیا ہے جیسا کہ استعدادیں بھی تین ہی قسم کی ہیں اور وہ آیہ کریمہ یہ ہے اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی۔ پہلے طور پر اس آیت کے یہ معنی ہیں کہ تم اپنے خالق کے ساتھ اس کی اطاعت میں عدل کا طریق مرعی رکھو۔ ظالم نہ بنو۔ پس جیسا کہ درحقیقت بجز اُس کے کوئی بھی پرستش کے لائق نہیں۔ کوئی بھی محبت کے لائق نہیں۔ کوئی بھی توکل کے لائق نہیں۔ کیونکہ بوجہ خالقیت اور قیومیت و ربوبیتِ خاصہ کے ہر یک حق اسی کا ہے۔ اسی طرح تم بھی اس کے ساتھ کسی کو اس کی پرستش میں اور اس کی محبت میں اور اس کی ربوبیت میں شریک مت کرو۔ اگر تم نے اس قدر کر لیا تو یہ عدل ہے جس کی رعایت تم پر فرض تھی۔

پھر اگر اس میں ترقی کرنا چاہو تو احسان کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تم اس کی عظمتوں کے ایسے قائل ہو جاؤ اور اس کے آگے اپنی پرستشوں میں ایسے متأدب بن جاؤ اور اس کی محبت میں ایسے کھوئے جاؤ کہ گویا تم نے اس کی عظمت اور جلال اور اس کے حُسنِ لازوال کو دیکھ لیا ہے۔ بعد اس کے اِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تمہاری پرستش اور تمہاری محبت اور تمہاری فرمانبرداری سے بالکل تکلّف اور تصنّع دُور ہو جائے اور تم اس کو ایسے جگری تعلق سے یاد کرو کہ جیسے مثلاً تم اپنے باپوں کو یاد کرتے ہو اور تمہاری محبت اس سے ایسی ہو جائے کہ جیسے مثلاً بچہ اپنی پیاری ماں سے محبت رکھتا ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۸۳۲، ۸۳۳)

## اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۷ ظہور۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

---

ایبٹ آباد سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم محترم مولانا عبداللطیف صاحب بہاولپوری کی طبیعت بار بار قے اور اسہال ہونے کی وجہ سے ناساز ہے، کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے قارئین الفضل اور بزرگانِ جماعت سے ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور صحت والی لمبی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار شیخ عبدالمجید وارنٹ آفیسر ریٹائرڈ۔ ربوہ)

---

محترم مولوی عطا محمد صاحب (جو کہ محترم چوہدری علی محمد صاحب بی۔ اے، بی ٹی کے بھائی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں) غسل خانہ میں گر گئے ہیں اور آپ کے بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین (قریشی محمد اکمل)

---

### دردمندانہ درخواستِ دعا

خاکسار کی غذا کی نالی میں بندش کی تکلیف ابھی اسی طرح چل رہی ہے۔ لاہور میں بے ہوش کر کے ڈاکٹری معائنہ کیا گیا۔ اس کے بعد کئی روز تکلیف میں گذرے مگر کوئی تشخیص اور علاج معیّن نہیں کیا جا سکا۔ اب راولپنڈی میں ڈاکٹری معائنہ کا خیال ہے۔ احباب کی خدمت میں عاجزانہ درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جب تک زندگی ہے مقبول خدمتِ دین اور خدمتِ مخلوق کی توفیق بخشے اور اپنی مغفرت اور رضا سے نوازے۔

خاکسار سید محمود احمد ناصر

(ابن حضرت سید میر محمد اسحٰق صاحبؓ)

---

### فضلِ عمر درس القرآن کلاس کا تفصیلی نتیجہ

امسال فضلِ عمر درس القرآن کلاس میں جن طلباء و طالبات نے امتحان دیا تھا ان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۸ اگست کے الفضل میں اس کلاس کے امتحان کا تفصیلی نتیجہ شائع ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah



روزنامہ الفضل ربوہ
۷ ظہور ۱۳۶۶ ہش
۷ اگست ۱۹۸۷ء

# پوری شریعت پر حاوی دو خاص اصطلاحیں

اگر دیکھا جائے تو نیک اعمال جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے ایک دو نہیں بلکہ کثیر التعداد ہیں۔ اُن کی تعداد سینکڑوں تک پہنچتی ہے چنانچہ ان نیکیوں کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کے جلال کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھو اور یاد رکھو کہ قرآن کریم میں پانسو کے قریب حکم ہیں اور اس نے تمہارے ہر ایک عضو اور ہر ایک قوت اور ہر ایک وضع اور ہر ایک حالت اور ہر ایک عمر اور ہر ایک مرتبہ فہم اور مرتبہ فطرت اور مرتبہ سلوک اور مرتبہ انفراد اور اجتماع کے لحاظ سے ایک نورانی دعوت تمہاری کی ہے۔ سو تم اس دعوت کو شکر کے ساتھ قبول کرو اور جس قدر کھانے تمہارے لئے تیار کئے گئے ہیں وہ سارے کھاؤ اور سب سے فائدہ حاصل کرو۔ جو شخص ان سب حکموں میں سے ایک کو بھی ٹالتا ہے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ عدالت کے دن مؤاخذہ کے لائق ہوگا۔ اگر نجات چاہتے ہو تو دین العجائز اختیار کرو اور مسکینی سے قرآن کریم کا جُوا اپنی گردنوں پر اٹھاؤ کہ شریر ہلاک ہوگا اور سرکش جہنم میں گرایا جائے گا۔ پر جو غریبی سے گردن جھکاتا ہے وہ موت سے بچ جائے گا۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۲۸ مطبوعہ ۱۸۹۱ء)

اس سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری ہدایت اور رہنمائی کے لئے قرآن مجید میں سینکڑوں احکام دیئے ہیں اور نجات کے لئے ان میں سے ہر ایک حکم کو بجا لانا ضروری ہے۔ ان میں سے کسی ایک حکم کو بھی چھوڑنا اور ترک کرنا قابلِ مؤاخذہ ہے اور قیامت کے روز اس کی باز پرس ہوگی۔ لیکن ان میں سے خاص طور پر دو حکم ایسے ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بار بار ذکر کیا ہے اور جہاں بھی ان کا ذکر کیا ہے وہاں باقی احکام کی طرف مجمل اشارہ پر ہی اکتفا فرمایا ہے۔ وہ دو خاص حکم ہیں اقامۃ الصلوٰۃ اور ایتاء الزکوٰۃ۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے ان دو خاص حکموں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

(۱) "اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ لَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝" (البقرہ آیت ۲۷۸)

ترجمہ: جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور نیک اور مناسب حال عمل کرتے ہیں اور نماز کو قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں ان کے لئے ان کے رب کے پاس یقیناً ان کا اجر (محفوظ) ہے اور انہیں نہ تو کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

(۲) "وَوَھَبْنَا لَہٗٓ اِسْحٰقَ ؕ وَیَعْقُوْبَ نَافِلَۃً ؕ وَکُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِیْنَ ۝ وَجَعَلْنٰھُمْ اَئِمَّۃً یَّھْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَیْنَآ اِلَیْھِمْ فِعْلَ الْخَیْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَآءَ الزَّکٰوۃِ ۚ وَکَانُوْا لَنَا عٰبِدِیْنَ ۝"

(الانبیاء آیات ۷۳، ۷۴)

ترجمہ: اور ہم نے اسے (یعنی ابراہیمؑ) کو اسحاقؑ بھی بخشا اور یعقوبؑ بھی بطور پوتے کے (دیا) اور ہم نے سب کو نیک بنایا اور ہم نے ان کو لوگوں کا امام بنایا۔ وہ ہمارے حکم سے ان کو ہدایت دیتے تھے اور ہم نے ان کی طرف نیک کام کرنے اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے کی وحی کی اور وہ سب ہمارے عبادت گزار بندے تھے۔

(۳) "اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ ؕ وَلِلّٰہِ عَاقِبَۃُ الْاُمُوْرِ ۝" (الحج آیت ۴۲)

ترجمہ: یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو دنیا میں طاقت بخشیں تو وہ نمازوں کو قائم کریں گے اور زکوٰتیں دیں گے اور نیک باتوں کا حکم دیں گے اور بُری باتوں سے روکیں گے اور سب کاموں کا انجام اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

(۴) "رِجَالٌ لَّا تُلْھِیْھِمْ تِجَارَۃٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَآءِ الزَّکٰوۃِ ۙ یَخَافُوْنَ یَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِیْہِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ۝ لِیَجْزِیَھُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَیَزِیْدَھُمْ مِّنْ فَضْلِہٖ ؕ وَاللّٰہُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝" (النور آیات ۳۸، ۳۹)

ترجمہ: (یہ ذکر کرنے والے) کچھ مرد ہیں جن کو اللہ کے ذکر سے اور نماز کو قائم کرنے سے اور زکوٰۃ کے دینے سے نہ تجارت اور نہ سودا بیچنا غافل کرتا ہے۔ وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل اُلٹ جائیں گے اور آنکھیں پلٹ جائیں گی۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ ان کو ان کے اعمال کی بہتر سے بہتر جزا دے گا اور ان کو اپنے فضل سے (مال و اولاد میں) بڑھا دے گا۔ اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق دیتا ہے۔

یہ چند آیات ہم نے بطور مثال پیش کی ہیں۔ ان اور ان جیسی دوسری آیات سے یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ جملہ نیک اعمال میں سے اقامت الصلوٰۃ اور ایتاء الزکوٰۃ کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے متعدد آیات میں ان سینکڑوں نیک اعمال کی طرف جن کا بجا لانا مومنوں کے لئے ازبس ضروری ہے صرف اشارہ ہی کیا ہے لیکن صلوٰۃ اور زکوٰۃ کا خاص طور پر نام لے کر بار بار ذکر کیا ہے اور ان کی خاص تعہد کے ساتھ ادائیگی کی طرف بہ تکرار توجہ دلائی ہے۔ سو گویا جملہ نیک اعمال میں صلوٰۃ اور زکوٰۃ کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان ہر دو کی انقلاب انگیز تاثیرات اور عظیم الشان ثمرات پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ صلوٰۃ اور زکوٰۃ کی اس بنیادی اہمیت کے علاوہ یہ دونوں الفاظ ان آیات میں بہت وسیع مفہوم میں استعمال کئے گئے ہیں اور فی الوقت اُسی وسیع مفہوم پر روشنی ڈالنا ہمارے مدِّنظر ہے۔

صلوٰۃ اور زکوٰۃ کا وہ وسیع مفہوم یہ ہے کہ یہ دونوں حکم پوری شریعت پر حاوی ہیں۔ اس امر کو سمجھنے کے لئے شریعت کے دو بڑے حصوں کو سمجھنا ضروری ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"شریعت کے دو ہی پہلو اور بڑے حصے ہیں جن کی حفاظت ہر ایک انسان پر فرض ہے۔ ایک حق اللہ اور دوسرا حق العباد۔ حق اللہ تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت اس کی عبادت اس کے خوف اور اُسی کی اطاعت میں اُس کی ذات میں صفات میں کسی کو شریک اور برابر نہ بنایا جائے۔ اور حق العباد یہ کہ تکبر، خیانت، ظلم وغیرہ بدخلقی کسی نوع کی اپنے کسی بھائی سے نہ کی جائے گویا اخلاقی حصہ میں کسی قسم کا فتور واقع نہ ہو اور کما حقہ حق اخوت کی نگہداشت کی جاوے۔ سننے میں تو یہ دو ہی فقرے ہیں مگر عمل کرنے میں بہت ہی مشکل ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی فضل ہو تو انسان ان دو پہلوؤں پر قائم رہ سکتا ہے۔"

شریعت کے ان دو پہلوؤں کی رو سے جب ہم صلوٰۃ پر غور کرتے ہیں تو یہ حقوق اللہ میں سے سب سے اول اور بنیادی حق کی حیثیت رکھتی ہے اور اسی طرح زکوٰۃ کے حکم کا تعلق حقوق العباد میں سے سب سے اہم اور مرکزی حق سے ہے۔ سو گویا جہاں جہاں اللہ تعالیٰ نے دیگر نیک اعمال کی طرف اشارہ کر کے صلوٰۃ اور زکوٰۃ کا خاص طور پر ذکر کیا ہے وہاں ان ہر دو الفاظ سے ان کے ظاہری معنوں کے علاوہ جملہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا حکم بھی دیا ہے۔ ان آیات میں یہ دونوں الفاظ اپنے ظاہری معنوں پر تو محمول ہوتے ہی ہیں تاہم پوری شریعت کا بھی ان کے ذریعہ احاطہ ہو جاتا ہے اور مقصود یہ امر ذہن نشین کرانا ہے کہ جملہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کا کمال تعہد کے ساتھ ادا کرنا ازبس ضروری ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اقامت الصلوٰۃ اور ایتاء الزکوٰۃ کے اس وسیع مفہوم کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"حقیقت یہ ہے کہ اقامۃ الصلوٰۃ اور ایتاء الزکوٰۃ میں اللہ تعالیٰ نے دو امور کی طرف اشارہ کیا تھا کہ مومن اللہ تعالیٰ سے صلح رکھتے اور اس کے حقوق کو پوری دیانتداری کے ساتھ ادا کرتے ہیں اور ایتاء الزکوٰۃ میں اس امر کی طرف اشارہ کیا تھا کہ مومن بنی نوع انسان سے حسن سلوک کرتے، ان کی خدمت میں پورے جوش سے حصہ لیتے اور ان کے حقوق کو پوری تندہی سے ادا کرتے ہیں۔"

(تفسیر کبیر جلد ششم جزو چہارم حصہ دوم صفحہ ۳۸۸، ۳۸۹)

الغرض اقامت الصلوٰۃ اور ایتاء الزکوٰۃ کی اصطلاحیں اپنے ظاہری معنوں کے علاوہ بہت وسیع معانی و مطالب کی حامل ہیں اور جملہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی پر حاوی ہیں۔ اسی لئے یہ جملہ احکام شریعت پر مجموعی طور پر اور ان کے نفاذ پر دلالت کرتی ہیں اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دیگر احکام شریعت کے اجمالی ذکر کے ساتھ ساتھ ان کا بطور خاص بار بار ذکر کیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اخلاقِ فاضلہ

(مکرم سید شمشاد احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ حال ربوہ)

## (۱) ہمارا ہتھیار دعا ہے

آپ نے فرمایا :-

"دشمن بد اندیش صرف عداوت کے سبب ہماری ہر بات اور ہر فعل پر اعتراض کرتا ہے کیونکہ اس کا دل خراب ہے۔ اور جب کسی کا دل خراب ہوتا ہے تو پھر چاروں طرف اندھیرا ہی اندھیرا نظر آتا ہے یہ نادان کہتے ہیں کہ وہ اپنی جگہ پر بیٹھے ہیں اور کچھ کام نہیں کرتے مگر وہ خیال نہیں کرتے کہ مسیح موعود کے متعلق کہیں یہ نہیں لکھا کہ وہ تلوار پکڑے گا اور نہ یہ لکھا ہے کہ وہ جنگ کرے گا بلکہ یہی لکھا ہے کہ مسیح کے دم سے کافر مریں گے یعنی وہ اپنی دعا کے ذریعہ سے تمام کام کرے گا۔ اگر میں جانتا کہ میرے باہر نکلنے سے اور شہروں میں پھرنے سے کچھ فائدہ ہو سکتا ہے تو میں ایک سیکنڈ بھی یہاں نہ بیٹھتا مگر میں جانتا ہوں کہ پھرنے میں سوائے پاؤں گھسانے کے اور کوئی فائدہ نہیں ہے اور یہ سب مقاصد جو ہم حاصل کرنا چاہتے ہیں صرف دعا کے ذریعہ سے حاصل ہو سکیں گے۔ دعا میں بڑی قوتیں ہیں۔

کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک بادشاہ ایک ملک پر چڑھائی کرنے کے واسطے نکلا۔ راستہ میں ایک فقیر نے اس کے گھوڑے کی باگ پکڑ لی اور کہا کہ تم آگے مت بڑھو ورنہ میں تمہارے ساتھ لڑائی کروں گا۔ بادشاہ حیران ہوا اور اس سے پوچھا کہ تو ایک بے سروسامان فقیر ہے تو کس طرح میرے ساتھ لڑائی کرے گا؟ فقیر نے جواب دیا کہ میں صبح کی دعاؤں کے ہتھیار سے تمہارے مقابلہ میں جنگ کروں گا۔ بادشاہ نے کہا میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یہ کہہ کر وہ واپس چلا گیا۔

غرض دعا میں خدا تعالیٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار بذریعہ الہامات کے یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہوگا دعا ہی کے ذریعہ سے ہوگا۔ ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے اور اس کے سوائے اور کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲۷-۲۸)

## (۲) ہمدردی کا رنگ

ایک معزز خاندانی ہندو دیوان صاحب جو صرف حضورؑ کی ملاقات کے واسطے قادیان آئے تھے قبل نماز ظہر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور خواہش ظاہر کی کہ ان کو کچھ نصیحت کی جائے حضرت نے فرمایا :-

"ہر ایک شخص کا ہمدردی کا رنگ جدا ہوتا ہے۔ اگر آپ ڈاکٹر کے پاس جائیں تو وہ آپ کے ساتھ یہی ہمدردی کر سکتا ہے کہ آپ کی کسی بیماری کا علاج کرے اور اگر آپ کسی حاکم کے پاس جائیں تو اس کی ہمدردی یہ ہے کہ کسی ظالم کے ظلم سے بچائے۔ ایسا ہی ہر ایک کی ہمدردی کا رنگ جدا ہے۔ ہماری طرف سے ہمدردی یہ ہے کہ ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ دنیا روز سے چند ہے۔ اگر یہ خیال دل میں پختہ ہو جائے تو تمام جھوٹی خوشیاں پامال ہو جاتی ہیں اور انسان خدا تعالیٰ کی طرف اپنا دل لگاتا ہے۔ بڑے منصوبے اور ناجائز کارروائیاں انسان اسی واسطے کرتا ہے کہ اس کو معلوم نہیں کہ زندگی کے ایام کتنے ہیں۔ جب انسان جان لیتا ہے کہ موت اس کے آگے کھڑی ہے تو پھر وہ گناہ کے کاموں سے رک جاتا ہے۔ خدا رسیدہ لوگوں کو ہر روز اپنے اور اپنے دوستوں کے متعلق معلوم ہوتا رہتا ہے کہ ان کے ساتھ کیا پیش آنے والا ہے اس واسطے وہ دنیا کی باتوں پر خوش نہیں ہو سکتے اور نہ ان پر تسلی پکڑ سکتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۳۲)

## (۳) غیر مذہب والوں سے سلوک

ہندو دیوان صاحب نے عرض کیا کہ مجھے تو لوگ ڈراتے تھے کہ مرزا صاحب تو کسی سے بات نہیں کرتے اور ہندوؤں کے ساتھ بہت بدخلقی سے پیش آتے ہیں میں نے یہ سب بات اس کے برخلاف پائی ہے اور آپ کو اعلیٰ درجہ کا خلیق اور مہمان نواز دیکھا ہے۔ اس پر حضرت اقدسؑ نے فرمایا :-

"لوگ جھوٹی خبریں اڑا دیتے ہیں۔ ہمیں خدا تعالیٰ نے وسیع اخلاق سکھائے ہیں بلکہ ہمیں افسوس ہے کہ ہم پوری طرح سے آپ کے ساتھ اخلاق حسنہ کا اظہار نہیں کر سکتے کیونکہ آپ کی قومی رسم کے مطابق ہمارا کھانا کھا لینا جائز نہیں۔ ایسے ہندو مہمانوں کے کھانے کے انتظام ہم کسی ہندو کے ہاں کر لیا کرتے ہیں لیکن اس کھانے کی ہم خود نگرانی نہیں کر سکتے۔ ہمارے اصول میں داخل نہیں کہ اختلاف مذہبی کے سبب کسی کے ساتھ بدخلقی کریں اور بدخلقی مناسب بھی نہیں کیونکہ نہایت کار ہمارے نزدیک غیر مذہب والا ایک بیمار کی مانند ہے جس کو صحت روحانی حاصل نہیں۔ پس بیمار تو اور بھی قابل رحم ہے جس کے ساتھ بہت خلق اور حلم اور نرمی کے ساتھ پیش آنا چاہیئے۔ اگر بیمار کے ساتھ بدخلقی کی جاوے تو اس کی بیماری اور بھی بڑھ جائے گی۔ اگر کسی میں کجی اور غلطی ہے تو محبت کے ساتھ سمجھانا چاہیئے۔

ہمارے بڑے اصول دو ہیں خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق صاف رکھنا اور اس کے بندوں کے ساتھ ہمدردی اور اخلاق سے پیش آنا۔" (ایضاً صفحہ ۳۵)

## (۴) ائمہ کی عزت و تکریم

ائمہ کرام کی عزت و تکریم کے متعلق آپ نے فرمایا :-

"ائمہ کے حق میں سخت کلامی کرنا بہت ہی نامناسب امر ہے جس زمانہ میں یہ بزرگ گزرے ہیں اگر وہ دین کی خدمت نہ کرتے تو ہزار خرابیاں پیدا ہو جاتیں۔ یہ لوگ اسلام میں بطور چار دیواری کے تھے۔ انہوں نے جو کچھ کیا خدا تعالیٰ کے واسطے کیا اور شریر لوگوں کو حد سے بڑھنے سے بچایا۔ ان کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے۔ ان لوگوں نے اپنی جانوں کو خطرہ میں ڈالا اور بے نفس ہو کر اسلام کی خدمت کی۔ ان لوگوں کی طرح وہ نہ تھے کہ ہر وقت دنیا کو مقدم رکھتے۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۴۰)

## (۵) دعا ۔ اصول دعا

ایک شریف النفس انسان نے حضرت اقدسؑ کی خدمت میں اپنے بعض ذاتی امور کے واسطے دعا کے لئے درخواست کی اس پر حضورؑ نے اسے دعا اور اصول دعا کے متعلق سمجھاتے ہوئے فرمایا :-

"میں آپ کے واسطے انشاء اللہ دعا کروں گا مگر میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ اصول دعا میں سے یہ بات ہے کہ جب تک انسان کو کسی کے حالات کے ساتھ پورا تعلق نہ ہو تب تک وہ رقت اور درد اور توجہ نہیں ہو سکتی جو دعا کے واسطے ضروری ہے اور اس قسم کے حضور اور توجہ کا پیدا کرنا در اصل اختیاری امر نہیں ہے ..... دعا کرنے والا خدا تعالیٰ کے حضور میں توجہ کرنے میں کوشش کرے اور دعا کرانے والا اس کو توجہ دلانے میں مشغول رہے بار بار یاد دلاوے، مخلص تعلق پیدا کرے۔ صبر اور استقامت کے ساتھ اپنا حال زار پیش کرتا رہے تو خواہ مخواہ کسی نہ کسی وقت اس کیلئے درد پیدا ہو جائے گا ...... میرا مذہب یہ ہے کہ کیسی ہی مشکلات مالی یا جانی انسان پر پڑیں ان سب کا آخری علاج دعا ہے ...... انسان پر جس قدر مصائب مالی یا جانی وارد ہوتے ہیں وہ سب خدا تعالیٰ کی نارضامندی کے سبب سے ہوتے ہیں۔ انسان کو چاہیئے کہ اپنی حالت میں تبدیلی کرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور خدا تعالیٰ کو راضی کرے۔ تب تمام تکالیف، درد دُور ہو جاتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۴۹-۵۱)

فرمایا:۔

"میرے ساتھ عادت اللہ یہ ہے کہ جب میں کسی امر کے واسطے توجہ کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں تو اگر وہ توجہ اپنے کمال کو پہنچ جائے اور دُعا اپنے انتہائی نقطہ کو حاصل کرے تب ضرور اس کے متعلق کچھ اطلاع دی جاتی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ جب انسان خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہے تو اکثر خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی دعا قبول کرتا ہے....

....کئی دفعہ اللہ تعالیٰ ہم کو بعض بیماریوں کے متعلق بذریعہ الہام کے علاج بتا دیتا ہے۔"

(ایضاً صفحہ ۵۱-۵۳)

## (۶) ایک نابینا کے ساتھ شفقت اور اظہارِ تعزیت

حافظ محمد ابراہیم صاحب جن کی بیوی قریب عرصہ میں فوت ہوئی تھی حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت اقدسؑ نے حافظ صاحب کو مخاطب کرکے فرمایا:۔

"آپ پر اپنی بیوی کے مرنے کا بہت صدمہ ہوا ہے اب آپ صبر کریں تاکہ آپ کے واسطے ثواب ہو۔ آپ نے اپنی بیوی کی بہت خدمت کی ہے۔ باوجود اس معذوری کے کہ آپ نابینا ہیں، آپ نے خدمت کا حق ادا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پاس اس کا اجر ہے۔ مرنا تو سب کے واسطے مقدر ہے۔ آخر ایک نہ ایک دن سب کے ساتھ یہی حال ہونے والا ہے۔ مگر غربت کے ساتھ بے شر ہو کر مسکینی اور عاجزی میں جو لوگ مرتے ہیں ان کی پیشوائی کے واسطے گویا بہشت آگے آتا ہے۔"

(ایضاً جلد نہم صفحہ ۵۴)

## (۷) مخالفین کا رویہ اور حضرت اقدسؑ

ایک اخبار کی مخالفانہ اور تعصب اور جھوٹ سے بھری ہوئی تحریر جب حضرت اقدسؑ کی خدمت میں پیش ہوئی تو آپ نے اس پر فرمایا:۔

"یہ لوگ لکھ لیں جو کچھ ان کا جی چاہتا ہے مگر کب تک۔ آخر کار سچائی سچائی ہے اور جھوٹ جھوٹ ہے اور دنیا کے سامنے جلد کھل جائے گا کہ حق پر کون ہے اور جھوٹے خود بخود مٹ جائیں گے کیونکہ جھوٹ کو کبھی فروغ نہیں ہو سکتا..... مخالفت ہمیشہ راستبازوں کی ہوتی ہے جھوٹوں کی کوئی مخالفت نہیں کرتا۔"

(ایضاً جلد نہم صفحہ ۵۵-۵۶)

## (۸) کوئی بیماری لاعلاج نہیں

ایک بیمار حضرت صاحب کی خدمت میں پیش ہوا اور اس نے دعا کے واسطے عرض کی اور اپنی حالت پر مایوسی کا اظہار کیا۔ اس پر حضور علیہ السلام نے اسے مخاطب کرکے فرمایا:۔

"میرا مذہب یہ ہے کہ کوئی بیماری لاعلاج نہیں۔ ہر ایک بیماری کا علاج ہو سکتا ہے۔ جس مرض کو طبیب لاعلاج کہتا ہے اس سے اس کی مراد یہ ہے کہ طبیب اس کے علاج سے آگاہ نہیں۔ ہمارے تجربہ میں یہ بات آ چکی ہے کہ بہت سی بیماریوں کو اطباء اور ڈاکٹروں نے لاعلاج بیان کیا مگر اللہ تعالیٰ نے اس سے شفا پانے کے واسطے بیمار کے لئے کوئی نہ کوئی راہ نکال دی۔ بعض بیمار بالکل مایوس ہو جاتے ہیں یہ غلطی ہے خدا تعالیٰ کی رحمت سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ اس کے ہاتھ میں سب شفا ہے۔"

نیز فرمایا:۔

"سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراس والے ایک ضعیف آدمی ہیں۔ ان کو مرض ذیابیطس بھی ہے اور ساتھ ہی کاربنکل نہایت خوفناک شکل میں نمودار ہوا اور پھر عمر بھی بڑھاپے کی ہے۔ ڈاکٹروں نے نہایت گھبرا دیا اور ان کی حالت نہایت خطرناک ہو گئی۔ یہاں تک کہ ان کی نسبت خطرہ کے اظہار کے خطوط آنے لگے۔ تب میں نے ان کے واسطے بہت دعا کی تو ایک روز اچانک ظہر کے وقت الہام ہوا:۔

"آثارِ زندگی"

اس الہام کے بعد تھوڑی دیر میں مدراس سے تار آیا کہ اب سیٹھ صاحب موصوف کی حالت روبصحت ہے۔

بیمار کو چاہیئے کہ توبہ استغفار میں مصروف ہو۔ انسان صحت میں کئی قسم کی غلطیاں کرتا ہے....

.....خدا تعالیٰ کے حضور سچی توبہ کرنی چاہیئے۔"

(ایضاً جلد نہم صفحہ ۶۱-۶۲)

## (۹) توکّل علی اللہ

کسی دشمن کا ذکر تھا کہ وہ شر کریگا اور حضورؑ کو تکلیف پہنچانے کی کوشش کرے گا۔ اس پر فرمایا:۔

"ہم اس بات سے کب ڈرتے ہیں۔ وہ بے شک کرے بلکہ ہم خوش ہیں کہ وہ ایسا کرے۔ کیونکہ ایسے ہی موقعہ پر اللہ تعالیٰ ہمارے واسطے نشانات دکھلاتا ہے۔ ہم خوب دیکھ چکے ہیں کہ جب کبھی کسی دشمن نے ہمارے ساتھ بدی کے واسطے منصوبہ کیا خدا تعالیٰ نے ہمیشہ اس میں سے ایک نشان ہماری تائید میں ظاہر فرمایا۔ ہمارا بھروسہ خدا پر ہے انسان کچھ چیز نہیں۔" (ایضاً صفحہ ۶۵-۶۶)

## (۱۰) احباب کی موت پر صدمہ کا اظہار

صاحب نور مرحوم کا ذکر تھا حضور علیہ السلام نے احمد نور کو جو صاحب نور مرحوم کے بھائی ہیں مخاطب کرکے فرمایا:۔

"خدا اس کو بہشت نصیب کرے میں اس کی اچانک موت کی خبر سُن کر صدمہ سے خود بیمار ہو گیا تھا۔ اس واسطے جنازہ پڑھنے کے واسطے باہر نہ آ سکا۔"

مولوی احمد نور صاحب نے ذکر کیا کہ رات بھر قرآن شریف پڑھتا رہا تھا اور صبح کو بالکل تندرست دکان پر بیٹھا تھا کہ اچانک موت آگئی۔ دوسرے لوگوں نے بھی ذکر کیا کہ نیک آدمی تھا۔ دنیاوی دھندوں جھگڑوں کے ساتھ کوئی تعلق نہ تھا۔ علیحدہ رہتا تھا۔ اس پر حضرت اقدسؑ نے فرمایا:۔

"وہ تو دنیوی تعلقات پہلے ہی چھوڑ کر اور ہجرت کرکے قادیان میں آ بسا تھا۔"

(ایضاً صفحہ ۷۱)

## (۱۱) مہمان نوازی کیلئے تاکید

ایک شخص بابا چٹو صاحب حضرت اقدسؑ کے پاس بعض معلومات حاصل کرنے کے واسطے آئے۔ آپؑ نے ان کی مہمان نوازی کے لئے تاکید فرمائی اور پھر بابا چٹو سے بعد سلام فرمایا:۔

حضرت اقدسؑ:۔ "آپ اچھی طرح سے ہیں؟ آپ تو ہمارے پرانے ملنے والوں میں سے ہیں۔"

بابا چٹو:۔ شکر ہے۔

حضرت اقدسؑ:۔ (حکیم محمد حسین قریشی کو مخاطب کرکے) یہ آپ کا فرض ہے کہ ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ ان کے کھانے ٹھہرنے کا پورا انتظام کر دو۔ جس چیز کی ضرورت ہو مجھ سے کہو اور میاں نجم الدین کو تاکید کر دو کہ ان کے کھانے کیلئے جو مناسب ہو اور پسند کریں وہ تیار کرے۔"

حکیم محمد حسین:۔ بہت اچھا حضور! انشاء اللہ کوئی تکلیف نہ ہو گی۔"

(ایضاً صفحہ ۷۲)

## (۱۲) ایک اہم فیصلہ

فرمایا:۔

"ہم نے تو اپنی اولاد وغیرہ کا پہلے ہی سے فیصلہ کیا ہوا ہے کہ یہ سب خدا تعالیٰ کا مال ہے اور ہمارا اس میں کچھ تعلق نہیں اور ہم بھی خدا تعالیٰ کا مال ہیں۔ جنہوں نے پہلے ہی سے فیصلہ کیا ہوتا ہے ان کو غم نہیں ہوا کرتا۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲۰۹)

## (۱۳) اموال اور نفوس سب خدا تعالیٰ کی راہ میں

آپؑ نے فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے اگر ہمارے پاس بھی کچھ ہو تو دوسرے دن سب خرچ ہو جاتا ہے۔ جو کچھ ہوتا ہے جماعت کا ہوتا ہے اور وہ بھی لنگر خانہ میں خرچ ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات کچھ بھی نہیں رہتا... تب خدا تعالیٰ کہیں سے بھیج دیتا ہے۔ اکثر لوگ خدا تعالیٰ کی پوری پوری قدر نہیں سمجھتے۔ وما قدروا اللہ حق قدرہ (۷۵/۲۲) خدا تعالیٰ تو فرماتا ہے وفی السماء رزقکم وما توعدون (۲۳/۵۱)... چونکہ خدا پر پورا ایمان نہیں ہوتا اسلئے اس کی راہ میں مال خرچ کرنے سے بھی دریغ کرتے ہیں مگر ہمارے خیال میں مال تو پھر مال ہے اس راہ میں تو جانیں بھی قربان کر دینی چاہئیں۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲۱۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# وصایا

**ضروری نوٹ:** مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں! (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

## مسل ۲۳۲۲۶

میں عبدالمجیب ولد مولوی عبدالکریم صاحب قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۶۷-۶-۲۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۰ روپے جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: عبدالمجیب C/O عبدالکریم آئرن سٹور گول بازار ربوہ۔ گواہ شد: منور احمد عارف، ولد میاں سلطان بخش صاحب دارالصدر شرقی ربوہ گواہ شد: محمد نواز مومن ولد خدا بخش صاحب کارکن نظارت بیت المال آمد ربوہ۔

## مسل ۲۳۲۲۷

میں شیخ حفیظ الرحمن ولد شیخ خلیل الرحمن صاحب قوم شیخ پیشہ ٹائپنگ عمر تقریباً ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۶۷-۵-۱۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۳۱۵ روپیہ بصورت ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: شیخ حفیظ الرحمن ۲/۹-۱۳۵ R.E.C.H.S. کراچی ۲۹۔ گواہ شد: بشیر احمد خان وصیت نمبر ۱۱۲۶۲۔ گواہ شد: عطاء الرحمن طاہر وصیت ۱۵۴۹۹ صدر حلقہ سوسائٹی۔ کراچی۔

## مسل ۲۳۲۲۸

میں صدیقہ بیگم زوجہ شیخ محمد اشرف صاحب قوم شیخ راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن جھنگ صدر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۶۶-۸-۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

(۱) حق مہر وصول شدہ -/۴۰۰ روپے
(۲) زیور طلائی ۲ تولہ ۹ ماشہ مالیتی -/۱۶۵ روپے (۳) سلائی مشین مالیتی -/۱۵۰ روپے (سیکنڈ ہینڈ) میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: صدیقہ بیگم مکان ۶۰۵ بنک سٹریٹ جھنگ بازار جھنگ صدر۔ گواہ شد: محمد اشرف ولد شیخ سکندر علی صاحب خاوند موصیہ گواہ شد: حافظ مبارک علی بی اے ولد چوہدری احمد علی خان صاحب احمد مکان ۵۰۶ محلہ گڑھا چنیوٹ۔

## مسل ۲۳۲۲۹

میں شیخ محمد اشرف ولد شیخ سکندر علی صاحب قوم شیخ راجپوت پیشہ سنگتراشی عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن جھنگ صدر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۶۶-۸-۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۰۰ روپیہ بصورت دکانداری ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: شیخ محمد اشرف مکان ۶۰۵ بنک سٹریٹ جھنگ بازار جھنگ صدر۔ گواہ شد: ناصر احمد ولد میاں سکندر علی صاحب۔ گواہ شد: عبدالرحمن وصیت ۱۶۱۳۳۔

## مسل ۲۳۲۳۰

میں محمد افضل ولد ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب قوم سماہی پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور چھاؤنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۶۶-۶-۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۵۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: محمد افضل ۹۳ خورشید عالم روڈ آرائے بازار۔ لاہور کینٹ۔ گواہ شد: شیخ مبارک محمود پانی پتی وصیت ۱۹۰۸۸ لاہور گواہ شد: عبدالمالک وصیت ۲۰۹۹۰ دارالذکر لاہور

## مسل ۲۳۲۳۱

میں انور سلطانہ زوجہ خورشید احمد صاحب قمر قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ پیدائشی احمدی ساکن چک ۷۹ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۶۶-۷-۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

حق مہر -/۵۰۰ روپے
زیور طلائی ۴ تولہ مالیتی -/۲۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامۃ: انور سلطانہ چک ۷۹ نواں کوٹ بھاہے والی ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد: صوفی عنایت اللہ فقیر معلم وقف جدید۔ چک ۷۹ نواں کوٹ۔ گواہ شد: خورشید احمد خاوند موصیہ۔

## مسل ۲۳۲۳۲

میں صالح محمد ولد چوہدری امام الدین صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۶۷-۲-۱۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

سات مرلہ زمین واقعہ باب الابواب مالیتی -/۲۲۵۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۲۰ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: صالح محمد باڈی گارڈ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ربوہ

گواہ شد: محمد دین صدر موصیان۔ دارالصدر شرقی ربوہ۔ گواہ شد: ملک محمد لیسر موصی ٹی ای ایل ربوہ

## مسل ۲۳۲۳۳

میں فرحت احمد ناصر ولد بشارت احمد صاحب درویش قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۶۷-۵-۲۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۴۵ روپیہ بصورت ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

العبد: فرحت احمد ناصر سول ہسپتال کوئٹہ۔ گواہ شد: انعام اللہ کوثر مربی سلسلہ کوئٹہ گواہ شد: لعل خان وصیت ۱۴۹۲۳ باسط جنرل سٹور۔ کوئٹہ۔

خدام راہ رواں ہیں ــــ
"اسلامی اصول کی فلاسفی"
(مہتمم تعلیم) ــــ کا مطالعہ کریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# احمدی جماعتیں اپنے ہاں درس القرآن کا باقاعدہ انتظام کریں

## قرآن کریم اپنے اندر بے انتہا برکات رکھتا ہے ہمیں ان برکات کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورہ الفرقان کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"کسی زمانے میں مسلمان کا قول نہ ٹلنے والی تحریر سمجھا جاتا تھا اور اس کا وعدہ ایک نہ بدلنے والا قانون مگر آجکل مسلمان کی بات سے زیادہ اور کوئی غیر معتبر قول نہیں اور اس کے وعدے سے زیادہ اور کوئی بے حقیقت شے نظر نہیں آتی۔ یہ تباہی جو عملی اور اعتقادی لحاظ سے مسلمانوں پر آئی اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ انہوں نے قرآن کریم کو چھوڑ دیا اور اس پر عمل کرنا ترک کر دیا۔ اگر وہ قرآن کریم پر عمل کرتے تو جس طرح صحابہؓ ساری دنیا پر غالب آ گئے تھے اسی طرح وہ بھی غالب آ جاتے اور کفر اور شیطنت کا نشان تک دنیا سے مٹ جاتا۔ مَیں نے اپنی جماعت کے دوستوں کو بھی بارہا توجہ دلائی ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں قرآن کریم کے درس کا باقاعدہ انتظام کریں لیکن مجھے افسوس ہے کہ ابھی تک جماعتوں نے اس طرف پوری توجہ نہیں کی حالانکہ قرآن کریم اپنے اندر اتنی برکات رکھتا ہے کہ قیامت کے دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے حضور کھڑے ہو کر کہیں گے کہ اے میرے خدا مجھے اپنی قوم کے افراد پر انتہائی افسوس ہے کہ مَیں نے تیرا محبّت بھرا پیغام اُن تک پہنچایا مگر بجائے اس کے کہ وہ تیرے پیغام کو سُن کر شادی مرگ ہو جاتے بجائے اس کے کہ وہ اُسے سُنکر ممنون ہوتے۔ بجائے اسکے کہ اسے سُن کر ان کے جسم کا ہر ذرّہ اور اُن کے دل کی ہر تار کانپنے لگ جاتی۔ بجائے اس کے کہ وہ اس مژدہ جانفزا کو سُنکر عقیدت اور اخلاص سے اپنے سر جھکا دیتے اِتَّخَذُوْا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ مَھْجُوْرًا انہوں نے تیرے پیغام کو اپنی پیٹھوں کے پیچھے پھینک دیا اور کہا کہ جاؤ ہم اس کی پرواہ نہیں کرتے۔ بے شک اندھی دُنیا خدا تعالیٰ کے پیغام کے ساتھ یہی سلوک کرتی چلی آئی ہے مگر وہ دُنیا جو یہ جانتی نہیں کہ خدا تعالیٰ کیا ہے اور اس کا رسولؐ کتنی بڑی شان رکھتا ہے وہ جو کچھ کرتی ہے اُسے کرنے دو مَیں اس مومن سے پوچھتا ہوں جو کہتا ہے کہ خدا ہے جو جانتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے کلام کی کیا عظمت ہے۔ جو سمجھتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا بندے کو مخاطب کرنا خواہ وہ بالواسطہ ہو یا بلا واسطہ ایک عظیم الشان انعام ہے کہ یہ کیسی عجیب بات ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے کلام کو سُنتا اور پھر اس کا جواب نہیں دیتا اور اس پر عمل کرنے کے لئے اس کے دل میں کوئی ولولہ پیدا نہیں ہوتا حالانکہ بسم اللہ کی ب سے لے کر والنّاس کے س تک قرآن کریم کا ایک ایک کلمہ، اس کا ایک ایک لفظ اور اس کا ایک ایک حرف خدا تعالیٰ کی طرف سے بندے کے لئے سلام کا پیغام لے کر آیا ہے اور اپنے اندر اتنی طاقت رکھتا ہے کہ اگر اب بھی مسلمان خدا تعالیٰ کے پیغام کے جواب کے لئے تیار ہو جائیں اور اس کی اطاعت کے لئے اپنے دلوں کے دروازے کھول دیں تو یقیناً اُن کی دُنیا بدل سکتی ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم ص۳۷۲)

## نمایاں کامیابی

میرے بڑے بیٹے عزیزم عبدالبصیر سمیع نے ایم۔ ایس سی مکینیکل انجینئرنگ امتیاز کے ساتھ پاس کیا ہے۔ عزیزم پورٹسماؤتھ (انگلینڈ) میں زیر تعلیم تھا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اِس کامیابی کو مزید خیر و برکت کا موجب بنائے۔

(ڈاکٹر عبدالسمیع از کوئٹہ)

## مکرم چوہدری محمد اکرم صاحب منہاس کی وفات

میرے بڑے بھائی مکرم چوہدری محمد اکرم صاحب منہاس ۳۰؍۷ کو بوقت ساڑھے بارہ بجے دوپہر حرکتِ قلب بند ہو جانے سے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون

مرحوم جوانی کی عمر سے ہی تہجد گذار، مہمان نواز، سلسلہ کے لئے غیرت رکھنے والے اور مرنجاں مرنج طبیعت اور بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ مرحوم کے مکان گلبرگ لاہور میں جمعہ کی نماز کا انتظام تھا۔ وفات کے وقت عمر تقریباً ۶۵ سال تھی۔ سات لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑی ہیں جن میں سے دو لڑکے ابھی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

مرحوم کا جنازہ ۳۱؍۷ کو ربوہ لے جایا گیا جہاں پر نماز جنازہ کے بعد عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت کرے اور بلند درجات دے اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

(محمد اقبال منہاس زعیم اعلیٰ انصار اللہ حلقہ ڈوگ روڈ
۴/۴ ماڈل کالونی کراچی ۲۷۔ حال مقیم لاہور)

## درخواستِ دُعا

میری اہلیہ عرصہ ایک سال سے پیٹ میں تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

(غلام محمد فیکٹری ایریا ربوہ)

## پتہ مطلوب ہے

مکرمہ محمد بی بی صاحبہ وصیّت ۱۳۶۹۲ اہلیہ مکرم میاں عبد الحق صاحب دارالصدر غربی ربوہ کا موجودہ پتہ مطلوب ہے۔ اگر وہ اس اعلان کو خود پڑھیں یا ان کے بارے میں کسی صاحب کو علم ہو تو خاکسار کو ان کے پتہ سے مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔

(ناظم تشخیص جائیداد موصیان)

ہمیں اپنی فیکٹری میں مندرجہ ذیل قابلیت کے آدمیوں کی ضرورت ہے:-

(۱) بی۔ ایس سی (کیمسٹری) = ایک

(۲) ایف۔ ایس سی (کیمسٹری) = ایک

درخواست کے ساتھ امیر جماعت کی تصدیق آنی ضروری ہے۔

معرفت دفتر الفضل ربوہ ضلع جھنگ

لاہور میں مزدوری سستی ہو گئی

اپنے مکانات، دکانیں اور کوٹھیاں ہم سے پینٹ کروائیں۔ اپنے آرڈر اس فون نمبر ۳۷۱۶۴ پر بُک کروائیں۔ ہماری نئی کلاسز ۶ر اگست سے شروع ہیں۔ احمدی احباب کیلئے، از رعایت

نسیم سٹیل فکسر، شٹرنگ کارپینٹر، پائپ فٹر، بلڈنگ پلمبر ٹریننگ سنٹر

اندرون موچی دروازہ۔ لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴